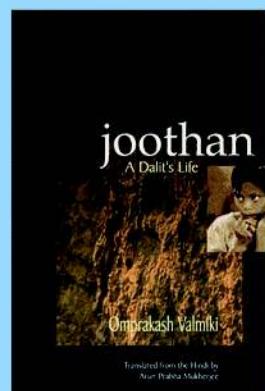


10:



برابری کے لیے جدوجہد (Struggles for Equality)



اس کتاب میں آپ کا نام، انصاری، میلانی اور سونپا جیسے لوگوں کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ جو بات ان سب کی زندگیوں کو ایک دھاگے سے جوڑتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ سبھی نابرابری کے سلوک کا شکار ہوئے ہیں جب لوگ ایسی تاریخ ایسے لوگوں سے بھری پڑی ہے جو ناصافی کے خلاف لڑنے اور انصاف کے مسائل سے نپٹنے کے لیے ایک ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں باب 1 میں روز اپر کس کی کہانی کیا آپ کے ذہن میں ہے۔ باب 5 میں عورتوں کی تحریک پر تصویری کہانی کیا آپ کو یاد ہے۔ اس باب میں آپ کچھ ان طریقوں کے بارے میں سیکھیں گے جس میں عوام نے نابرابری کے خلاف سخت کوششیں کی ہیں۔

آپ کی رائے میں بیلٹ باکس پر عوامی طاقت (Power Over the Ballot box) کا کیا مطلب ہے؟
بحث کیجیے۔

جبیسا کہ آپ اس کتاب میں پہلے بھی پڑھ چکے ہیں کہ ہندوستانی آئینے تمام ہندوستانیوں کو قانون کی نگاہ میں برابر تسلیم کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ کسی بھی شخص کے ساتھ اس کے مذہب، جنس ذات یا امیری اور غربی کی بنیاد پر امتیاز نہیں برداشت کا۔ ہندوستان میں تمام بالغوں کو ایکشن کے دوران ووٹ دینے کا برابر حق ہے۔ اور عوام کے ذریعے اپنا نمائندہ چننے اور تبدیل کرنے کے لیے بیلٹ باکس پر عوامی (Power over the ballot Box) طاقت کا استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

مگر یہ بیلٹ باکس جو برابری کا احساس دلاتا ہے کہ ایک شخص کے ووٹ کی قیمت دوسرے کے ووٹ کے برابر ہے۔ یہ احساس زیادہ تر لوگوں کی زندگیوں تک نہیں پہنچ پاتا۔ جبیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ بخی خدمات صحت کی بڑھوتوڑی اور سرکاری اسپتاں کی بے توہینی نے زیادہ تر غربیوں جیسے کانتا حکیم شیخ اور امن کے لیے معیاری صحت کی دلیکھ بھال کو مشکل بنادیا ہے۔ ان لوگوں کے پاس بخی خدمات صحت کے اخراجات برداشت کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔

ای طرح جوں بیچنے والا شخص اتنے وسائل نہیں رکھتا کہ وہ تمام بڑی کمپنیوں کا مقابلہ کر سکے جو کہ مہنگے اشتہارات کے ذریعے اپنے برائلڈ (Branded) مشروبات بیچتی ہیں۔ سونپا کے پاس کپاس اگانے کے لیے کافی ذرائع نہیں ہیں اور اس لیے اسے نصل اگانے کے لیے تاجر سے قرض لینا پڑتا ہے۔ یہ بات اس کو کم قیمت پر کپاس فروخت کرنے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ پورے ملک میں لاکھوں گھریلو ملازموں کی طرح میلانی بھی ایک گھریلو ملازمہ کی حیثیت سے بے عزتی اور کام کی مشکلات برداشت کرنے پر مجبور ہے کیونکہ اس کے پاس اپنا خود کا کام شروع کرنے کے وسائل نہیں ہیں۔ آج بھی ہندوستان میں زیادہ تر عوام کی زندگیوں میں موجودہ شدیدتا برابری کی اہم وجہ غربت اور وسائل کی کمی ہے۔

دوسری جانب انصاری خاندان کے ساتھ فرق کیا گیا۔ اس لیے نہیں کہ ان کے پاس وسائل نہیں تھے۔ درحقیقت مکان کے کرائے کے پیسے ہونے کے باوجود وہ ایک مہینے تک بھی گھر نہ ڈھونڈ سکے۔ لوگ انصاری خاندان کو ان کے مذہب کی بنیاد پر مکان کرائے پر نہیں دینا چاہتے تھے۔ اسی طرح استادوں کے ذریعے اوم پر کاش والکی کو اسکوں میں جھاڑو دینے پر مجبور کرنے کی خاص وجہ یہ تھی کہ وہ ایک دلت تھے۔ آپ یہ

بھی پڑھ چکے ہیں کہ عورتوں کے کیے گئے کام کو مردوں کے ذریعے کام کے مقابلے میں کم اہم مانا جاتا ہے۔ ان تمام لوگوں کے ساتھ امتیاز بنیادی طور پر ان کے سماجی اور تہذیبی، ثقافتی پس منظر کی بنا پر برداشت گیا ہے اور اس لیے بھی کیونکہ وہ عورتیں ہیں۔ کسی شخص کے مذهب، ذات اور جنس کی بنیاد پر امتیاز برداشت دوسرا اہم سبب ہے اور اسی وجہ سے ہندوستان میں عوام کے ساتھ غیر مساوی سلوک کیا جاتا ہے۔

اکثر کچھ طبقوں اور گروپوں کی غربی، ان کی عزت و وقار کی کمی ایک ساتھ اس طاقت سے ابھر کر سامنے آتے ہیں کہ یہ پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے کہ نابرابری کا ایک پہلو کہاں ختم ہو رہا ہے اور دوسرا کہاں سے شروع ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں دلت، آدی واسی اور مسلمان لڑکیاں بڑی تعداد میں اسکول نیچ میں ہی چھوڑ دیتی ہیں۔ ان طبقوں کے لیے یہ غربت، سماجی فرق معياری سہولیات کی اسکول میں کمی کا واحد نتیجہ ہے۔

مساویات کے لیے جدوجہد (Struggle for Equality)

پوری دنیا میں ہر معاشرہ، گاؤں، قصبہ اور ہر شہر میں آپ پائیں گے کہ کچھ لوگ برابری کے لیے جدوجہد کی خاطر جانے جاتے ہیں اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ لوگ امتیاز کے ان رویوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جس کا انہوں نے خود سامنا کیا ہے یا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ یا اس لیے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں کیونکہ وہ خود لوگوں کے ساتھ عزت اور وقار کا برداشت کرتے ہیں اور اس لیے یہ قابل بھروسہ ہوتے ہیں اور معاشرے کے مسائل کے حل کرنے کے لیے ان رائے لی جاتی ہے۔

اکثر ان میں سے کچھ لوگ وسیع پیمانے پر تسلیم کیے جاتے ہیں کیونکہ وہ ایسے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو کہ غیر مساویات کے کسی خاص مسئلہ کو حل کرانے کے لیے متعدد ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں ایسی بہت سی کوششیں کی گئی ہیں جن میں لوگ کسی ایسے مسئلے کے خلاف لڑنے کے لیے اکٹھا ہوئے جس کو وہ اہم سمجھتے ہیں۔ باب 5 میں برابر کے مسائل کو اٹھانے کے لیے عورتوں کی تحریک کے ذریعے استعمال کیے گئے طریقوں کے متعلق آپ نے پڑھا۔ مدھیہ پر دلیش میں تا امتیاز سانگھ ایک مسئلے پر لڑنے کے لیے عوام کے متعدد ہونے کی ایک اور مثال ہے۔

بیڑی مزدوروں، ماہی گیروں، زراعتی مزدوروں اور جھکی بستیوں وغیرہ میں رہنے والوں کے درمیان ایسی بہت سی کوششیں کی جا رہی ہیں اور ہر گروپ انصاف کے لیے

ہندوستان میں معاملہ یہ ہے کہ غریبوں کی زیادہ تعداد دلتوں، آدی واسیوں اور مسلم طبقات پر مشتمل ہے، اور ان میں اکثر عورتیں ہیں۔

2001 کی مردم شماری (Census) کے اعداد و شمار کے مطابق عورتیں کل آبادی کا 48 فیصد ہیں۔ مسلم کل آبادی کا 13 فیصد، دلت 16 فیصد اور آدی واسی 8 فی صد ہیں۔

کیا آپ اپنے گھر، معاشرہ، گاؤں، قصبہ یا شہر کے کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس کی آپ اس لیے عزت کرتے ہیں کہ وہ برابری اور انصاف کے لیے لڑتے ہیں۔

اپنے طریقے سے جدوجہد کر رہا ہے۔ Cooperatives (کوآپریٹیو) بنانے کی بھی بہت سی کوششیں کی جا رہی ہیں یا دوسرے مشترکہ طریقے ہیں جس کے ذریعے لوگ وسائل پر زیادہ اختیار کھسکیں گے۔

تاواتسیا سنگھ (Tawa Matsya Sangh)

جب باندھ کی تعمیر کی جاتی ہے یا جنگل کے علاقے کو جانوروں کے لیے محفوظ علاقے (Sanctuary) بنانے کا اعلان کیا جاتا ہے تو ہزاروں لوگوں کو منتقل کر دیا جاتا ہے۔ پورے گاؤں کو اجڑ کر عوام کو کہیں اور جا کر نیا گھر بنانے اور نئی زندگی شروع کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ان میں زیادہ تر لوگ غریب ہوتے ہیں۔ شہری علاقوں میں بھی اکثر غریبوں کی پوری کی پوری بستیاں اجڑ دی جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ کو شہر کے باہری علاقوں میں بسادیا جاتا ہے ان علاقوں کی شہر سے دوری کی وجہ سے ان کے کام اور بچوں کی اسکولی تعلیم شدید طور پر متاثر ہوتی ہے۔

تاواندی کا ذخیرہ آب (Reservoir)



عوام کی اور پورے طبقے کی متعلقی ایک مسئلہ ہے جو کہ ہمارے پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ عوام عام طور پر اس کے خلاف مل کر لڑتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایسی کئی تنظیمیں ہیں جو اجڑے گئے لوگوں کے حقوق دلانے کے لیے لڑ رہی ہیں۔ اس سبق میں ہم تا امتیا سانگھ کے بارے میں پڑھیں گے۔ جو کہ ماہی گیروں کے معاونین کی ایک جماعت ہے۔ اور جو مدھیہ پردیش کے سوت پورا جنگل میں بسنے والوں کو وہاں سے اجڑے جانے پر ان کے حقوق کے لیے لڑائی لڑ رہی ہے۔

تا اندی کا آغاز چند واڑا ضلع کے مہادیو پہاڑیوں میں ہوتا ہے اور یہ بیوقول سے بہتے ہوئے ہوشنگ آباد میں آ کر نمندی میں ملتی ہے۔ تا اندھ کی شروعات 1958 میں ہوئی اور 1978 میں مکمل کی گئی۔ اس نے جنگل اور کھیتی باڑی کی زمین کے بڑے حصے کو غرق کر دیا۔ جنگل میں بسنے والوں کے پاس کچھ نہ بچا۔ اجڑے گئے لوگوں میں سے کچھ لوگ ذخیرہ آب (Reservoir) کے اطراف بس گئے۔ اور بچے کچھ کھیتوں کے علاوہ مچھلی کپڑ کراپنی زندگی کا گزارا کرنے لگے۔ ان کی آمدی بہت معمولی تھی۔



باندھ، ندی کے آر پار اس جگہ پر تیار کیا جاتا ہے۔ جہاں بہت سا پانی اکٹھا کیا جاتا ہے اور یہ ذخیرہ آب (Reservoir) بناتا ہے۔ پانی کے اکٹھا ہونے سے زمین کا ایک بڑا حصہ ڈوب جاتا ہے کیونکہ باندھ کی دیوار دونوں طرف بہت اوپنجی ہوتی ہے۔ اور پانی ایک بڑے علاقے میں پھیل جاتا ہے۔ یہ تصویر اتر اکٹھنڈ میں ٹھہری باندھ کے پاس زمین کے غرق ہونے کی ہے۔ قدیم قصہ ٹھہری اور 100 گاؤں کچھ مکمل اور کچھ جزوی طور پر اس باندھ کی وجہ سے ڈوب گئے۔ لگ بھگ ایک لاکھ لوگوں کو ہٹایا گیا۔

1944 میں حکومت نے ماہی گیری کے حقوق نجی ٹھیکیداروں کو سونپ دیے۔ ان ٹھیکیداروں نے مقامی لوگوں کو ہٹا کر باہر سے سستے مزدور بلائے۔ جو گاؤں والے کام نہیں چھوڑنا چاہتے تھے انھیں ان ٹھیکیداروں نے جرام پیشہ لوگوں کو بلا کر دھمکانا شروع کر دیا گاؤں والے اتحاد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک تنظیم بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے کچھ کر سکیں۔

نئی تشکیل شدہ تا امتیا سانگھ (Tawa Matsya Sangh) نے ریلوں اور چکا جام کا انتظام کیا اور اپنے ذریعہ معاش کے طور پر ماہی گیری کے حقوق کو بحال رکھنے کا مطالبہ کیا۔ ان کے احتجاج کے جواب میں مسئلے کا اندازہ لگانے کے لیے حکومت نے

تا امتیا سانگھ (TMS) کی مسئلتوں کے حل کے لیے جدوجہد کر رہی ہے؟

گاؤں والوں نے یہ تنظیم کیوں بنائی؟

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ بڑے پیانے پر گاؤں والوں کی شمولیت نے TMS کی کامیابی میں مددوی ہے۔ دو لائنوں میں لکھیے کہ آپ ایسا کیوں سوچتے ہیں؟



ایک کمیٹی تشكیل دی۔ کمیٹی نے گاؤں والوں کو زندگی گزرنے کے لیے ماہی گیری کے حقوق دیے جانے کی سفارش کی 1996 میں مدھیہ پردیش کی حکومت نے تاوا باندھ سے ہٹائے گئے لوگوں کو ذخیرہ آب (Reservoir) پر مچھلی پکڑنے کے حقوق دینے کا فیصلہ کیا۔ دو مہینے بعد 5 سال کے پتے کے معابدے پر دستخط کیے گئے۔ 2، جنوری 1997 کو تاوا کے 33 گاؤں کے لوگوں نے پہلی بار مچھلیاں پکڑ کر نئے سال کی شروعات کی۔

TMS (ٹی۔ ایم۔ ایس) کے قبضہ میں آتے ہی ماہی گروں کی آمدنی میں حقیقی طور پر اضافہ ہوا۔ ایسا اس لیے تھا کیونکہ انہوں نے Co-operative (کوآپریٹو) کا بندوبست کیا جوان سے پکڑی ہوئی مچھلیاں صحیح قیمت پر خریدا کرتی تھی۔ اس کے بعد کوآپریٹو نقل و حمل کا انتظام کرتی تھی اور منڈی میں اچھی قیمت پر نیچے دیا کرتی تھی۔ اب انہوں نے پہلے کے مقابلے میں 3 گنا زیادہ کمانا شروع کر دیا ہے۔ TMS نے ماہی

سب سے اوپر TMS کے ممبران احتجاج کرتے ہوئے۔
کوآپریٹو کا ایک ممبر مچھلیوں کا وزن کرتا ہوا۔

کیا آپ اپنی زندگی کا کوئی ایک واقعہ یاد کر سکتے ہیں۔ جس میں کسی ایک شخص یا ایک گروپ کے لوگوں نے مل کر ناہبری کی صورت حال کو بد لئے کی کوشش کی ہو۔

گیروں کو نئے جال خریدنے اور مرمت کرنے کے لیے قرض دینا بھی شروع کر دیا ہے۔ ماہی گیروں کو اچھی اجرت دلا کر اور ذخیرہ آب میں مچھلیوں کو محفوظ کر کے TMS نے یہ دکھادیا ہے کہ جب عوام کی جماعت اپنے ذریعہ معاش کا حق پا جاتی ہے تو وہ ایک اچھے منظم بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔



جب کہ کچھ لوگ نابرادری سے بڑنے کے لیے احتجاجی تحریکوں میں شامل ہوتے ہیں وہیں دوسرے لوگ اپنے قلم کایا اپنی آواز کا استعمال کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ نابرادری کے مسائل پر لوگوں کا دھیان کھینچنے کے لیے اپنے ناپنے کی صلاحیت کا استعمال کرتے ہیں۔ مصنف، گلوکار، ناپنے والے اور اداکار، فن کار وغیرہ بھی نابرادری کے خلاف جنگ میں بہت فعال رہے ہیں۔ اکثر گانے نظیمیں اور کہانیاں ہم میں نیا جوش بھر سکتی ہیں۔ اور کسی مسئلے پر ہمارے یقین کو مضبوط کر سکتی ہیں اور حالات کو درست کرنے میں ہماری کوششوں کو متاثر کر سکتی ہیں۔

یہ مسائل واضح طور پر غریبوں اور حاشیہ پر دیے گئے طبقات پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور اس طرح ملک میں سماجی اور معاشری برادری کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ جمہوریت میں مساوات کے لیے جدوجہد کا یہ بنیادی نکتہ ہے۔ کوئی بھی شخص اور اس کی جماعت خودداری اور وقار جب تک حاصل کر سکتا ہے جب کہ ان کے پاس ان سے خاندانوں کو سہارا دینے اور تربیت اولاد کے مناسب وسائل موجود ہوں گے اور اگر ان کے ساتھ امتیاز نہیں برتا جائے۔

جانے کا حق کے مہم کے ایک حصے کے طور پر وہ مہاجن کے گیت سے لیا گیا ایک حصہ جانے کا حق۔

میرے خواب جانے کا حق رکھتے ہیں
وہ صدیوں سے کیوں توڑے حارہے ہیں

وہ آخر کبھی سچ کیوں نہیں ہوتے
میرے ہاتھ جانے کا حق رکھتے ہیں

وہ سارا وقت بنا کام کے کیوں رہتے ہیں
انھیں کچھ کرنے کو کیوں نہیں ملتا

مرے پیر یہ جانے کا حق رکھتے ہیں
گاؤں در گاؤں انھیں خود ہی

کیوں چلنا ہوتا ہے

اب تک بھی بس کے نشان تک نہیں ہیں
مری بھوک یہ جانے کا حق رکھتی ہے

اناج گودام میں کیوں سڑ رہا ہے
اور مجھے منہی بھر بھی چاول نہیں ملتا

مری بوڑھی ماں یہ جانے کا حق رکھتی ہے
کیوں یہاں پر دوائیں نہیں ہیں

سوئی۔ پئی اور ڈسپنسری تک نہیں ہے
مرے بچے یہ جانے کا حق رکھتے ہیں

وہ دن و رات کیوں مزدوری کرتے ہیں
ان کی نگاہوں میں اسکول کیوں نہیں ہے

اوپر گیت میں آپ کی پسندیدہ لائیں کون سی ہے
شاعر کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے ”مری بھوک جانے کا حق رکھتی ہے“

وقار کے عنوان پر کیا آپ کو کوئی مقامی گیت یا نظم بادھے۔ اپنی کلاس میں سنائیے۔



2001 میں لکھنؤ میں عورتوں کے ساتھ تشدد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے 1,500 سے زیادہ لوگوں نے ایک عوامی سنوائی میں شرکت کی۔ 15 سے زیادہ عورتوں پر تشدد کے معاملات ممتاز عورتوں کی ایک جیوری نے سننے۔ جنہوں نے جھوٹ کا روں ادا کیا۔ عوام کی اس جیوری نے ان عورتوں کے لیے قانونی نظام میں سہارے کی کمی کو نمایاں کرنے میں مدد دی جو کہ ایسے معاملات میں انصاف کی آرزو مند ہیں۔

ہندوستان کا دستور ایک زندہ دستور کی حیثیت سے (The Indian Constitution as a living document)

مساویات کے لیے عوام کی کوششوں میں آئین کیا روں ادا کرتا ہے۔
کیا آپ مساوات پر ایک سماجی اشتہار بناتے ہیں۔ آپ گروپ میں بھی ایسا کرتے ہیں۔

انصاف کے لیے تمام تحریکوں کی بنیاد اور تمام جوش پیدا کرنے والے مساوات پر بنی گانے اور شناختی اس بات کا اعتراف ہیں کہ تمام لوگوں کی حیثیت مساوی ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستانی آئین تمام لوگوں کو برابری کو تسلیم کرتا ہے۔ ہندوستان میں مساوات کے لیے مستقل تحریکیں اور کوششیں ہندوستانی آئین کے اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ برابری اور انصاف سب کے لیے ہے۔ ماہی گیریہ امید رکھتے ہیں کہ تاؤ امتیاں سنگھ کی اس تحریک میں شامل ہو کر آئین کی سہولتیں ان کے لیے ایک حقیقت بن جائیں گی۔ آئین کا لگاتار ذکر کر کے وہ اسے ایک ”زندہ دستاویز“ کی حیثیت سے استعمال کر رہے ہیں۔ یعنی یا ایک ایسی چیز جو ہماری زندگی میں حقیقی اہمیت رکھتی ہے۔ اور افراد اور جماعت ہمیشہ ہی جمورویت کے تصور کو وسیع کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور موجود اور نئے مسائل پر برابری تسلیم کرنے پر زور دیتے ہیں۔

براہبری کے مسائل جمہوریت کا مرکز ہیں۔ اس کتاب میں ہم نے ان مسائل کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ جمہوریت میں مساوات کے تصور پر مشکلات کھڑی کرتے ہیں جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں اس کتاب میں ملک میں خجی خدمات صحت میدیا پر پڑے تجارتی مراکز کا کنٹرول۔ عورتوں کو اور ان کے کاموں کو کم اہمیت دینا۔ کپاس اگانے والے چھوٹے کسانوں کی مختصر آمد فی کے مسائل شامل ہیں۔ یہ سبھی مسائل غریب اور حاشیائی سماجوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مساوات کے لیے جدوجہد جمہوریت میں ایک اہم حصہ ہے۔ ہر شخص کو اس کے سماج میں عزت اور وقار مل سکتا ہے اگر ان کے پاس زیادہ وسائل ہوں۔ ان کے خاندانوں کے ذریعے میں ان میں ایک دوسرے کے خلاف امتیاز نہ رکھنے کو بڑھاوا دیا جائے۔

حوالے

- ◆ دریز، جین اور اپراجتا گویل۔ 2003۔ فیوجر آف مڈی میل، ان ایکونومکل اینڈ پلیٹکل ویکنی۔
- ◆ حسین، سخاوت، رقیہ۔ 1905 (دوبارہ پرنٹ) 1988 سلطانہ ڈریم۔ فیمسٹ پریس، نیویارک
- ◆ کمار، کرشا۔ 1986۔ ”گرونگ اپ میل“، ان سینما 18
- ◆ مزدار۔ اندرانی۔ 2007۔ وو مین اینڈ گلوبلائزیشن: دی امپیکٹ آن وو مین ورکس ان دی فورم اینڈ ان فورم سیکٹر ان انڈیا۔ استری۔ کولکاتا۔
- ◆ مبیڈیا، مارگریٹ۔ 1928 (1973 ایڈیشن)۔ گرونگ اپ ان سموا۔ امریکن میوزیم آف نچرل ہسٹری۔ واشنگٹن ڈی سی۔
- ◆ پارکس، روز۔ 2000 ’کوئٹ اسٹرینچ‘، گرامڈریپڈس، زونڈرون۔ چکن
- ◆ راشندری دیوی۔ 1999۔ ورڈس ٹوان۔ زبان۔ نئی دہلی۔ کے ترجمہ اور تکا سرکار کے تعارفی کلمات کے ساتھ
- ◆ رائے تیرھاکر۔ 1999۔ گرونگ اینڈ ریسیشن ان اسماں اسکیل اند ہسٹری: اے اسٹڈی آف تامل نادو یا ارلومس، ایکونومک اینڈ پلیٹکل ویکنی۔
- ◆ ولیمکی، اوم پرکاش۔ 2003 جوڑھن: اے دلس لائف۔ سمیا۔ کولکاتا۔
- ◆ زبان۔ 1996۔ پوسٹر وو مین۔ اے ویزوں ہسٹری آف دی وو مین مومنٹ ان انڈیا۔ زبان۔ نئی دہلی

www.cehat.org/rthc/Policybrieffinal.Pdf ◆

www.inforchangeindia.org ◆